إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

الحمد لله المنعام

کہ علم کلام مین جو کل علوم دینیہ کے اصل اور سب سے

افضل اور اشرف اور جسکا سیکھنا ہر خاص وعام پر فرض تام ہے یہہ کتاب مفید انام

مسمّی بہ

عقائد الاسلام

سنہ ۱۳۰۲ ہجری

کہ جسمین

مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی نے کمال تفصیل سے ادلہ عقلیہ و نقلیہ سے

عقائد اسلامیہ کے ثبوت اور مخالفین کے کل شبہات کے جواب کا

التزام کیا ہے

بار ثانی

دہلی کے مطبع انصاری مین چھپی

نثر نثری اشار چکیدہ قلم گوہر رقم جناب استاد الفضلا معلم العلماء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مد ظلہ

اردو میں یہ کتاب لاجواب میں نے اول سے آخر تک دیکھی سچ یہ ہے کہ ایسی کتاب اس زبان میں نہ دیکھی نہ سنی مضمون کے خوبی مصنف کے کمال کی دلیل ہی اور کیوں نہ ہو بعید نعیت السعان لا لمقال شیا دہ لکھنا فضول ہے دیکھنی والے خود دیکھ لینگے کہ یہ کتاب کیسی ہے چکیدہ قلم گوہر رقم جناب سر آمد اذکیا عمدۃ الفضلا مولوی محمد عمر صاحب ناصر الاسلام مد اللہ ظلہ ۔ حامداً ومصلیاً اما بعد الحمد والصلوٰۃ فقد رأیت ہذا الکتاب المستطاب العجاب المصلب الذی ہو فصل الخطاب فوجدتہا قاطعاً لعرق الارتیاب کوکباً لامعاً عن مطلع الصدق والصواب فلا یکذبہ الا المتعصب الکذاب ولا یصدقہ الا المومن علی الالباب الذی یطلب عن جنابہ النجاۃ وحسن المآب فقط

قطعہ تاریخ تالیف منشی سنہ ۱۲۹۳ھ

کتابٌ جمیلٌ جلیلُ المرام
صحیحٌ نجیحٌ نفیسُ المہام
چو حساد دین سر بریدہ شدند
افلام الناس عنہن نیوض الاصلاح

مزیل لوہم الد الخصام
بزدم خیمہ لاہی عرش جلال
۹۲ ۱۲
ندا شد زہی مغز علم کلام
راس الکیاد اذ قطعتہ الہم سے

بہی زینتے نقش المقام
کہ بامہم نشان سن اختتام
ایضاً انتاج النور منہ مرایا الاروا ح
بالنور کمشکوٰۃ فیہا مصابیح
۹۲

قطعہ تاریخ انطباع عقائد الاسلام از نتائج طبع نکتہ سنج نکتہ دان جناب منشی حسیب الدین احمد

ہوئی علم کلام میں جس وقت
دور و نزدیک جتنی تھی احباب
پیک فرخندہ نے دیا پیغام
شہرہ جس کا فن کلام میں تھا
کشتہ تیغ گردش ایام
مجھ سے کہنے لگا بروی طرب
۹۰

صاحب المتخلص بعزان العلم
فکر تاریخ میں تھی صبح و شام
مینے اسوقت اپنی دل سی کہا
ہو گئی آج وہ کتاب تمام
جون ہی یہ بات میرے سنے سنے
نسلے بس ابے ختم ہو گیا ہے کلام
۱۳۰

زیب مطبع عقائد الاسلام
باری اک جا بہتی میں تھا کہ مجھے
کہ خبر ہے تجھے دل ناکام
کو تجی تاریخ کہہ کہ میں تو ہون
دل غمناک اپنی دلکو تھام
سنہ ۱۳۰۲ ہجری صلعم

اللہ اور رسول اور اولیاء اللہ کے سوا اور کوئی نہیں سمجھتا تو پھر تمام خلق کے لیے قرآن بھیجنا لغو اور بیکار رہے
العیاذ باللہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ شیاطین الانس ہیں الٰہی انکو ہدایت دے ہاں جو حقایق اور دقایق
قرآن کے ارباب سلوک سمجھتے ہیں حق ہیں لیکن وہ ظاہری معنی کا انکار نہیں کرتے ہیں بلکہ انکو
مانکر پھر اور دلایق نکالتے ہیں کہ انکو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے کیونکہ قرآن کے لیے ظہر اور بطن
احادیث صحاح سے ثابت ہے (**الیس دین میں چار چیزیں اصول ہیں اول قرآن**)
جن چیزوں پر کہ دین کی بنیاد ہے وہ چار چیزیں ہیں پس جو چیز ان چار سے ثابت نہیں
وہ دین میں نہ شمار کیجاویگی انمیں سب سے اول قرآن مجید ہے قرآن سے مطلب سمجھنے کی چار صورت
ہیں عبارت النص اشارت النص دلالت النص اقتضاء النص کسلیے کہ اگر قرآن کے الفاظ سے استدلال
ہے تو وہ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ الفاظ کسی خاص مقصود کے لیے بولے گئے ہیں یا یہ کہ انسے
مقصود تو اور کچھ ہوتا ہے لیکن اسکے ضمن میں کچھ اور مدعا بھی ثابت ہوجاتا ہے پس قسم اول کو
عبارت النص اور قسم دوم کو اشارت النص کہینگے جیسے کسی شخص نے کسی چیز کو دیکھا اور اسکے
گوشۂ چشم سے اسکے آس پاس کی چیزیں بھی جو مقصود دیکھنے سے نہ تھیں نظر آگئیں پس اس چیز
مقصود بالذات کا دیکھنا بمنزلہ عبارت النص کے ہوا اور آس پاس کی چیزونکا دیکھنا بمنزلہ
اشارت النص کے ہوا مثال اسکے قرآن کی یہ آیت ہے وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
الآیۃ معنی اسکے یہ ہیں اور جسکی اولاد ہے اسپر انکے والدات کا کھانا اور کپڑا لازم اور واجب ہے یعنے
لڑکے کے باپ پر اسکی ماں کا کھانا اور کپڑا واجب ہے یا تو اسلیے کہ وہ اسکی بیوی ہے یا اسلیے کہ اگر
طلاق دی ہے تو وہ اسکے بیٹے کو دودھ پلاتی ہے بہرطور اللہ تعالیٰ کا ان الفاظ سے یہ مقصود ہے
کہ باپ پر اولاد کی ماں کا کھانا اور کپڑا واجب ہے پس یہ مضمون عبارت النص سے سمجھا گیا اور اسکے ضمن
میں یہ بھی سمجھا گیا کہ لڑکا باپ ہی کا ہے یعنی یہ مضمون اشارت النص سے سمجھا گیا اور یا الفاظ سے

استدلال نہیں بلکہ معنی سے ہے پس اب یہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو باعتبار لغت کے ان معنی
سے کوئی اور چیز سمجھی جاویگی تو وہ دلالۃ النص ہے یا ان معنی کی صحت کسی اور چیز پر موقوف ہے خواہ بطور
عقل کے خواہ بطور شرع کے پس جو چیز کہ جسپر ان معنی کی صحت موقوف تھی اقتضاء النص سے سمجھی جاویگی
اور اس دلالت کو اقتضاء النص کہیں گے مثال دلالۃ النص کی یہ ہے قال تعالے وَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ
وَّلَا تَنْهَرْهُمَا یعنی ماں اور باپ کو اف نہ کہو اور نہ جھڑک پس عبارۃ النص سے تو ماں باپ کو اف
کہنا اور جھڑکنا منع سمجھا گیا اور اس سے انکو تکلیف دینا جو لازم معنی تھا وہ بھی بطور دلالۃ النص کے
منع سمجھا گیا پس ماں باپ کو مارنا اور تکلیف دینا بطور دلالۃ النص کے حرام سمجھا گیا مثال اقتضاء النص کی
قال تعالے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ یعنے نماز پڑھو پس نماز کا پڑھنا بطور عبارۃ النص کے سمجھا گیا لیکن شرع
میں نماز بدون طہارت کے صحیح نہیں پس جو طہارت کہ جسپر نماز کی صحت موقوف ہے اس قول سے اقتضاء النص
سے سمجھی گئی یا کسی نے اپنے نوکر سے مثلاً یہ کہا کہ مجھے پانی پلا پس پانی کی طلب بطور عبارۃ النص کے
سمجھی گئی لیکن یہ پانی پلانا عقلاً اسپر موقوف ہے کہ وہ کسی برتن میں لاوے پس اس کلام سے وہ برتن کہ
جسمیں وہ اپنے آقا کو پانی پلاسکے اقتضاء النص سے سمجھا گیا پھر قرآن کے نظم کے بہت سے اقسام ہیں عام
اور خاص اور مأوّل اور مشترک اور ظاہر اور نص اور مفسر اور محکم وغیرہ کہ کل اسی قسم ہوتے ہیں اور پھر انکی
تفصیل اور احکام وغیرہ علم اصول فقہ میں بہت شرح اور بسط کے ساتھ لکھے ہیں جسے زیادہ تحقیق
منظور ہو وہ وہاں دیکھ لے **ف** قرآن مجید کی تخمیناً پانسو آیت احکام کے لیے اصل ہیں کہ انہیں سے
احکام الٰہی مستفاد ہوتے ہیں اور باقی قرآن میں کافروں کے عذاب اور ہلاکت اور مومنوں کے ثواب وغیرہ امور
مذکور ہیں (**دوم سنت رسول اللہ**) اصل دوسری دین میں سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
سنت رسول سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور فعل اور کسی امر کو دیکھکر سکوت کرنا ہے اول کو
سنت قولی اور دوسرے کو فعلی اور تیسری کو تقریری کہتے ہیں سنت قولی اسطرح پر کہ نبی صلی اللہ